باپ کی شان و عظمت

19-June-2025

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سُننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ (1) **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! والدین کی خدمت بہت بڑی سعادت ہے، بعض لوگ ماں باپ کی خدمت اور بَرَکت سے بہت دور رہ جاتے ہیں، وہ اِس بات کو سمجھ نہیں پاتے کہ یہ کتنی بڑی ہستیاں ہیں۔ ماں کے بارے میں تو ہم بہت سنتے رہتے ہیں کہ ماں کی دُعا جنّت کی ہوا۔ ماں کے قدموں تلے جنّت ہے۔ (2) ماں کے قدموں کو جنّت کی چوکھٹ فرمایا گیا۔ (3) ماں، ماں ہی ہوتی ہے، اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ ماں کا کسی سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا، ماں کا دُنیا میں کوئی نعم البدل نہیں ہے لیکن والد کی خدمت اور اَدب و اِحترام

1…جامع صغیر صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

2 ……مسند الشھاب، ۱/ ۱۰۲، حدیث: ۱۱۹

3 ……درِ مختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ۹/ ۶۰۶۔

کے حوالے سے وہ چیز نظر نہیں آتی جو آنی چاہیے اور نہ ہی والد سے اتنی محبت کا اِظہار کیا جاتا ہے حالانکہ ہماری زندگی میں والد کی ایک خاص اَہمیت او راہم کِردار ہے۔ آیئے! والد کی خدمت سے متعلق ایک دلچسپ حکایت سنتے ہیں:

والد کی خدمت نے بیٹے کو مالا مال کر دیا

ایک شخص کے چار بیٹے تھے،وہ بیمار ہوا، تو اُس کے ایک بیٹے نے اپنے بھائیوں کے سامنے بڑا عجیب فارمولا پیش کیا کہ تم تینوں مل کر والد صاحب کی تیمار داری کرو، جب تم اتنی بڑی نیکی کماؤ گے تو پھر وراثت میں سے حصہ نہ لینا یا مجھے یہ کام دو کہ میں والد صاحب کی تیمار داری کروں، ساری خدمت بجالاؤں اور وِراثت میں سے کوئی حصہ نہ لوں۔ بڑی عجیب سی بات تھی پیسے کون چھوڑتا ہے مگر وہ بھائی جانتا تھا کہ والد کی خدمت کا کیا اَجر ہے؟ چنانچہ تینوں بھائیوں نے کہا: اِس سے اچھی اور کیا بات ہے تم ہی والد کی خدمت کرو اور وِراثت میں سے کچھ نہ لو۔ بہر حال یہ فارمولا طے ہو گیا اور وہ بھائی اپنے والد کی خدمت کرتا رہا، یہاں تک کہ والد کا اِنتقال ہو گیا۔ اُس خدمت گار بیٹے نے وِراثت میں سے کوئی حصہ نہیں لیا کیونکہ وعدہ کیا تھا میں والد کی خدمت کروں گا تو میراث میں سے حصہ نہیں لوں گا۔ اب کیا ہوا ایک رات وہ سویا اسے خواب میں آواز آئی، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا کہ فلاں جگہ پر جاؤ اور وہاں 100 دِینار یعنی 100 سونے کے سکے موجود ہیں وہ لے لو۔ اس شخص نے خواب میں بتانے والے سے پوچھا کہ کیا اُن 100 دِینار میں بَرکت ہے؟ اُس نے کہا: بَرکت نہیں ہے۔ صبح اُٹھ کر اس شخص نے اپنی بیوی سے کہا: مجھے خواب میں ایک جگہ بتائی گئی ہے کہ وہاں 100 دینار ہیں مگر میں نے لینے سے اِنکار کر دیا کیونکہ اُن میں بَرکت

نہیں ہے۔بیوی نے کہا: عجیب آدمی ہو، پہلے میراث چھوڑ دی، اُس میں سے بھی کچھ حصہ نہیں لیا، اب 100 دِینار مل رہے تھے، تم غریب بھی ہو یہ تو لے لیتے۔اس نے کہا: مجھے وہ مال نہیں چاہیے جس میں بَرکت نہ ہو۔ دوسری رات سویا پھر اسے خواب میں ایک جگہ دِکھائی گئی کہ فلاں جگہ پر سونے کی 10 اَشرفیاں ہیں وہ لے لو۔اس نے کہا: کیا اُن میں بَرکت ہے؟ کہا: ان میں بَرکت نہیں ہے۔ صبح اُٹھ کر اس شخص نے بیوی کو بتایا تو بیوی نے کہا: عجیب آدمی ہو، 100 دِینار سے 10 پر آ گئے ہو، 10 تو لے لیتے۔ کہا: بَرکت نہیں تو مجھے نہیں چاہیے۔ تیسری رات سویا تو پھر خواب میں ایک جگہ دِکھائی گئی کہ وہاں ایک دِینار ہے وہ لے لو۔ اس نے پوچھا: کیا اس میں بَرکت ہے؟ خواب میں بتایا گیا کہ ہاں! اس میں بَرکت ہے۔ چنانچہ یہ شخص صبح اُٹھ کر اُس جگہ گیا اور وہاں سے ایک دِینار اُٹھا کر لے آیا۔ اِس کے بعد اُس نے اس دِینار سے گھر والوں کے لیے دو مچھلیاں خرید لیں کہ اور کچھ نہیں تو گھر والوں کو اچھا کھانا تو کھلا دوں۔ جب گھر آیا اور اُس نے دونوں مچھلیوں کا پیٹ چاک کیا تو ان دونوں مچھلیوں کے پیٹ سے ایک ایک موتی نکلا، یہ بڑے ہی عجیب و غریب اور Unique (انوکھے) موتی تھے، اس نے ان موتیوں کو اپنے پاس رکھ لیا۔

اُسی دِن بادشاہ نے حکم جاری کیا کہ مجھے اِس کلر اور اِس ڈیزائن کا موتی چاہیے، بادشاہ کے نمائندے سارے شہر کے جیولرز کے پاس گئے مگر کہیں سے بھی اس طرح کا موتی نہ مل سکا۔ آخر کار پتا چلا کہ فلاں محلے میں ایک بندہ ہے جس کا مچھلی کے پیٹ سے ایسا موتی نکلا ہے جس کی مثل لوگوں نے نہیں دیکھا۔لوگ ڈھونڈتے ہوئے اس کے دَروازے تک پہنچ گئے۔ موتی دیکھا تو کہا: بادشاہ کو ایسا ہی موتی چاہیے، جب بادشاہ کو وہ موتی دِکھایا گیا تو

اس نے بھی کہا: ہاں یہی موتی ہے۔ اب اس موتی کی قیمت پوچھی گئی، چونکہ پہلے کے زمانے میں گدھوں اور گھوڑوں پر سامان لادا جاتا تھا تو اس شخص نے کہا: 30 خچر (یعنی 30Mules) سونا۔ بادشاہ نے 30 خچر پر سونے کی بوریاں لَدوا کر اس سے موتی خرید لیا۔ ایک دِینار کی بَرَکت سے کتنا مال ہوگیا، وہ بھی ابھی ایک ہی موتی بِکا ہے۔ بادشاہ نے یہ موتی لے کر اس کام کا جو ایکسپرٹ تھا اُسے دیا، اُس نے بادشاہ سے کہا: ایک موتی سے خوبصورتی نہیں آئے گی، اِس کی جوڑی ہونی چاہیے، جب اِسی طرح کا دوسرا موتی ملے گا تب اِس کی اصل ویلیو بنے گی۔ بادشاہ نے کہا: ایک اور موتی تلاش کرو اگرچہ دُگنی قیمت دینی پڑے۔ پھر موتی تلاش کیا گیا مگر کہیں نہ ملا، واپس لوگ اسی شخص کے دَروازے پر پہنچے، اس سے پوچھا: کیا تمہارے پاس اِس طرح کا دوسرا موتی بھی ہے؟ اس نے کہا: اِس طرح کو دوسرا موتی تو ہے لیکن وہ تمہیں ڈبل قیمت پر ملے گا، چنانچہ انہوں نے اس شخص سے 60 خچر سونے کے بدلے میں وہ موتی خرید لیا۔[1] اِس واقعہ سے ہمیں والد کی خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ بے شک تھوڑا مال جس میں بَرَکت ہو اُس زیادہ مال سے بہتر ہے جو حرام کا ہو اور بَرَکت سے خالی ہو۔ بہر حال اس بیٹے نے والد کی خدمت کی تو اللہ پاک نے اسے غیب کے خزانوں سے مالا مال کر دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اِس واقعہ میں والدین اور بچوں دونوں کے لیے دَرس ہے۔ والدین کہتے ہیں کہ بچوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ کر جانا ہے، اَرے بھئی! بچوں کے لیے تو

1 ......حلیۃ الاولیاء، طاؤس بن کیسان، ۴/۸، حدیث: ۴۵۷۳، رقم: ۲۴۹ بتصرفٍ قلیلٍ۔

www.dawateislami.net

کمار ہا ہوں، بچوں کے لیے گھر بنانا ہے، فیکٹری بنانی ہے، کارخانہ لگانا ہے، دکان لگانی ہے، کاروبار سیٹ کرنا ہے، پلاٹ لینا ہے، بچوں کے لیے یہ سب کچھ سوچا جاتا ہے لیکن یہ نہیں سوچتے کہ بچوں کے لیے حلال کمار ہے ہیں یا حرام؟ بچوں کی تَربیت کیا کر رہے ہیں؟ بچوں کو کیا سکھا رہے ہیں؟ بچوں کی پڑھائی پر کتنی توجہ ہے؟ بچوں کو اسلامی تعلیمات سے کتنا روشناس کیا ہے؟ بچوں کو تہذیب و تمیز کتنی سکھائی ہے؟ یاد رکھیے! جو شخص بچوں کے لیے مال چھوڑ کر جائے اور بچوں کی اچھی تَربیت نہ کرے اگر وہ اس مال سے حرام کام کریں گے تو عذاب اُسے ملے گا۔ حضرت عمر بن عبدُالعزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں آتا ہے جب آپ دُنیا سے جانے لگے تو آپ کے پاس بہت تھوڑا سا مال تھا۔ کسی نے کہا: آپ نے اپنے بچوں کے لیے کچھ نہیں چھوڑا۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کیا شاندار جواب دیا کہ اگر میرے بچے اللہ پاک کے نافرمان ہیں تو ان کے لیے کچھ چھوڑ کر جانا دُرست ہی نہیں کہ وہ اُسے غلط کاموں میں خرچ کریں گے اور اگر اللہ پاک کے فرمانبردار رہیں تو اللہ پاک اپنے غیب کے خزانوں سے انہیں عطا فرمادے گا، انہیں خود ہی غنی کر دے گا اور ان کی روزی میں بَرکت ڈال دے گا۔ (1)

والد سایہ دار دَرخت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھیں والد وہ سایہ دار دَرخت ہے جو دھوپ اپنے اوپر لیتا ہے اور بچوں کو سایہ دیتا ہے، دِن رات کام کرتا ہے کہ بچے خیر سے کھانا کھائیں، ہمیں پتا نہیں چلتا مگر والد اپنی خواہشات کو قربان کر کے ہمیں کھلا رہا ہوتا ہے اور ہماری فرمائشیں

---

1 ......احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، بیان ذم المال و کراھة حبه، ۲۸۸/۳۔

پوری کر رہا ہوتا ہے، جب بچہ بازار میں جا کر فرمائش کرے کہ ابو یہ لینا ہے اور ابو دیکھیں کہ یار جیب میں پیسے اتنے نہیں ہیں مگر بچہ بڑی ضِد کر رہا ہے تو والد اپنے بجٹ کو آؤٹ کر کے بھی اپنے بچے کی خواہش کو پوری کرتا ہے۔

عموماً دَرخت کے پتوں کے نیچے سایہ ہوتا ہے مگر دَرخت اوپر سے بہت گرم ہوتا ہے کیونکہ وہ ساری دھوپ اپنے اوپر لے لیتا ہے۔ یہی حال والد کا ہوتا ہے کہ وہ مصائب خود جھیلتا ہے جبکہ اپنی اولاد و اہل و عیال کو نعمتوں میں نہال رکھتا ہے۔ والد اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، والد ہی اولاد کو انگلی پکڑ کر چلنا سکھاتا ہے، والد ہمیشہ چاہتا ہے کہ میرا بیٹا ترقی کرے، کسی کو ترقی کرتا دیکھ کر عموماً لوگ اس سے حسد کرتے ہیں لیکن باپ وہ ہستی ہے کہ ترقی بیٹا کرتا ہے اور سینہ چوڑا باپ کا ہو جاتا ہے، باپ خود غم سہتا ہے مگر اپنے بچوں کو غمگین نہیں ہونے دیتا۔ بچہ Demoralize (مایوسی کا شکار) ہو جائے یا کسی مشکل میں آ جائے باپ ہی اس کا حوصلہ بڑھائے گا، یہ باپ ہی ہوتا ہے جو کٹھن لمحات میں حوصلہ افزائی کے جملے کہہ رہا ہوتا ہے، بیٹا ٹینشن مت لو، بیٹا پریشان مت ہو، بیٹا! گھبرانا نہیں، بیٹا غم نہ کرو! میں ہوں نا، یہ وہ جملے ہیں جو ایک باپ ہی کے منہ سے نکل کر اولاد کی ٹینشن کو ختم کر رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایسے مواقع پر باپ خود بھی گھبرایا ہوا ہوتا ہے، وہ خود بھی ٹینشن میں ہوتا ہے مگر گھر میں کسی پر ظاہر نہیں کرتا کہ وہ کتنا پریشان ہے، اس پر کتنی مشکلات آئی ہوئی ہیں۔ اسے معلوم ہے کہ بچوں کو بتاؤں گا یا بچوں کی ماں کو بتاؤں گا تو یہ سب بھی ٹینشن میں آ جائیں گے، انہیں ٹینشن میں ڈالنے کی کیا ضَرورت ہے؟ اَرے میں ہوں نا! بَرداشت کر لوں گا، پھر کبھی قرضے اُٹھاتا ہے تو کبھی مشکل زندگی گزارتا ہے، کبھی

ڈبل دہاڑی لگاتا ہے تو کبھی کسی سے ادھار مانگتا ہے، کبھی کسی کے در پر جاتا ہے تو کبھی کسی کے دروازے پر دستک دیتا ہے، صرف اس لیے کہ میری اولاد خوش رہے، میرے گھر والے پریشان نہ ہوں، باپ خود آگ کے انگاروں پر چلتا ہے مگر اپنے بچوں پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیتا۔

والدین کی خدمت کرنے والے خوش نصیب ہوتے ہیں

پھر زندگی ایسے دوراہے پر لا کھڑا کرتی ہے کہ جب بچہ جوان ہو جاتا ہے اور والد بوڑھا ہو جاتا ہے، پہلے باپ بچے کی انگلی پکڑ کر اس کو چلاتا تھا اب زندگی کی اس دہلیز پر باپ اپنے نوجوان بچے کے ہاتھ اور اس کے سہارے کا آرزو مند ہوتا ہے، پہلے باپ بچے کو سنبھالتا تھا، اس کی خدمت کرتا تھا، اس کو اٹھاتا تھا، اس کو بٹھاتا تھا، اس کو چلاتا تھا، کام نہ ہونے کے باوجود صرف بچے کا دل بہلانے کے لیے بازار کے چکر کاٹتا تھا، اب وقت کا دھارا بدل چکا ہوتا ہے، اب بچے کی باری ہوتی ہے کہ وہ والد کی خدمت کرے۔

یاد رکھیں! اگر ہم ساری زندگی بھی ماں باپ کی خدمت کریں تب بھی ان کا اِحسان اور بدلہ نہیں اُتار سکتے کیونکہ انہوں نے اُس وقت ہماری خدمت کی جب ہمیں چلنا نہیں آتا تھا، کھانا کھانا نہیں آتا تھا، ہم بے لباس اور کمزور تھے، انہوں نے ہمت کی اور ہمیں پال کر ایک تناور دَرخت بنایا۔ اب جب ان کی خدمت کی باری ہے تو ہمیں سعادت سمجھ کر ان کی خدمت کرنی چاہیے۔ خوش نصیب ہے وہ اَولاد جس کو ماں باپ کی خدمت کا موقع ملتا ہے، ورنہ کئی ماں باپ تو ایسے ہوتے ہیں وہ خدمت کا موقع ہی نہیں دیتے، ہماری خدمت کرتے کرتے دُنیا سے چلے جاتے ہیں۔ بندہ کہتا ہے مجھے تو Chance (موقع) ہی نہیں ملا،

آخر وقت تک والد ہی ہمیں کھلاتا رہا، والد ہی ہمارے اوپر مہربانی کرتا رہا، ہماری ماں ہی ہم پر مہربانی کرتی رہی، اَرے ہمیں تو موقع ہی نہیں دیا کہ ہم ان کی کچھ خدمت کر سکتے۔

یقیناً وہ بہت بڑا بد نصیب ہے جس کو والد یا والدہ کی خدمت کا موقع ملا اور وہ یہ کہے کہ میں اِس بوڑھے یا بوڑھی کی وجہ سے پریشان ہو گیا ہوں۔ اتنے پیسے ماں باپ پر خرچ کروں؟ تُف ہے ایسی اَولاد پر جو اپنے والدین کی خدمت کرنے کو بوجھ سمجھتی ہے۔ خُدا کی قسم! یہ ہمارے پیسوں کا نصیب ہے کہ وہ والدین پر خرچ ہو جائیں کیونکہ ساری زندگی تو انہوں نے ہی خرچ کیا نا، جو کچھ دیا انہوں نے ہی دیا۔ ہم جو کچھ ہیں اور ہمیں جو عزت ملی، شہرت ملی اور دولت ملی یہ سب ماں باپ کا صَدقہ ہے اور اِس میں والد کا بہت بڑا کِردار ہے اور ہماری حالت یہ ہوتی ہے کہ ہم بعض اوقات والد کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتے۔ میری ماں مجھے کھلاتی ہے، میری ماں مجھے پلاتی ہے، میری ماں مجھے سینے سے لگاتی ہے، میری ماں مجھے ہر چیز لا کر دیتی ہے، تو ذرا سوچئے تو سہی کہ ماں کو پیسے کون دیتا ہے؟ کما کر کون لا رہا ہوتا ہے؟ والد پورے گھر کا پلر ہوتا ہے مگر کوئی اس کا شکریہ ادا نہیں کر رہا ہوتا اور اُس کی اِس تکلیف کو سمجھ نہیں رہا ہوتا۔ والد پورے گھر کا محسن اور پورے گھر کے لیے سایہ دار دَرخت ہوتا ہے جو بے چارہ محنت کر رہا ہوتا ہے، ہمیں سایہ دے رہا ہوتا ہے، ہمیں نواز رہا ہوتا ہے، ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ ہمارے والد کا ہے، نبیِّ پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مُبارک دور کا ایک نہایت ہی پُر دَرد واقعہ مُلاحظہ کیجیے:

دُکھیارے باپ کی کہانی اسی کی زبانی

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک بیٹا اپنے باپ کی شکایت لے کر حاضر ہوا کہ حضور! میرا والد میرا مال لینا چاہتا ہے۔ نبیِّ پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَالِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے والد کو لے آؤ۔ والد کو لے کر آئے، تو نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا بیٹا کہتا ہے کہ تم اس کا مال لینا چاہتے ہو؟ اُس نے عرض کی: حضور! اِس سے یہ بھی تو پوچھیں کہ مال لے کر کیا کرتا ہوں؟ اِس سے پیسے مانگ کر اُن پیسوں کا کیا کرتا ہوں؟ اپنے عزیز و اقارب کی مہمان نوازی کرتا ہوں اور اپنے بال بچوں کی ضَروریات پر خرچ کرتا ہوں۔ ابھی گفتگو جاری تھی کہ اتنے میں جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور کہا: حضور! اِس والد نے دِل ہی دِل میں کچھ اَشعار ترتیب دیئے ہیں، ابھی تک وہ اَشعار اِس کی اپنی زبان پر بھی نہیں آئے، حضور! آپ اسے کہیں کہ وہ اَشعار سنائے۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا کہ تم نے کچھ اَشعار سوچ ہوئے ہیں جو ابھی تک تمہاری زبان سے نکلے نہیں ہیں، اِس پر اُس نے کہا: اللہ پاک ہمیشہ آپ کے معجزات کے ذَریعے ہمارے دِلی یقین اور بصیرت میں اِضافہ فرماتا رہتا ہے۔ اب اس والد نے نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ اَشعار سنائے جن کا اُردو ترجمہ یہ ہے: "میں نے تجھے غِذا پہنچائی، جب سے تو پیدا ہوا تیرا بار اُٹھایا، جب تو ننھا تھا میری کمائی سے بار بار سیراب کیا گیا، جب کوئی بیماری غم بن کر تجھ پر اُترتی تو میں تیری بیماری کی وجہ سے رات بھر جاگتا رہتا، میرا دِل تیرے مَرنے سے ڈرتا حالانکہ مجھے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کر دی گئی ہے، میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مَرض جو رات کو تجھے ہوا تھا نہ کہ مجھے، ایسا ہوتا کہ مجھے ہوا ہے یعنی بیمار تو ہوتا تھا تکلیف مجھے ہوتی تھی، میں بے چین ہو جاتا، میں نے تجھے یوں پالا جب تو پَروان چڑھا اور اس حَد تک پہنچا کہ مجھے اُمید لگی کہ اب تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی و بد زبانی سے دیا، اے کاش! جب تو نے والد ہونے کے حق کا لحاظ نہ کیا تو ایسا ہی سلوک کر لیتا جیسا ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کے ساتھ کرتا

ہے، اتنا تو میرا خیال رکھ لیتا۔ ”اُس دُکھیارے باپ نے جب نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اَشعار سنائے تو رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس نوجوان بیٹے کا گریبان پکڑ کر اِرشاد فرمایا: اِذْهَبْ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ جا تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ اپنے لیے نہیں، اپنے بچوں کے لیے جیتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تُو اور تیرا سب کچھ تیرے باپ کا ہے۔ آج کچھ بیٹے تو وہ ہیں جو خود پیسوں میں کھیلتے ہیں مگر بوڑھے اور کمزور باپ کے ہاتھ پر چند روپے رکھنے کے روادار نہیں ہوتے، جبکہ کچھ کا حال یہ ہوتا ہے کہ ترس کھا کر بوڑھے باپ کو پیسے دیتے تو ہیں لیکن اس سے پہلے ہزار طعنے مارتے ہیں۔ یہ جملے ہم آئے دن سنتے ہی رہتے ہیں کہ ابو یہ پیسے میرے ہیں اور یہ آپ کے ہیں، اور کتنے دوں؟ بار بار کیوں مانگتے ہو؟ کچھ دن پہلے ہی تو دیئے تھے؟ اتنی جلدی پیسے ختم کر دیئے؟ کیا سب کچھ آپ کو دے دوں؟ اب مہینہ ختم ہونے سے پہلے پیسے مت مانگئے گا۔

باپ کا حال یہ تھا کہ وہ اپنی کمائی ہمیں کھلا کر خوش ہوتا تھا، اس کے پیسوں پر جب ہم عیش کرتے تھے تو اس نے کبھی اس پر برا نہیں منایا تھا۔ اس نے ہمیں کھلاتے ہوئے کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے گھر بیچنا پڑے گا۔ وہ تو اپنا نوالہ روک کر ہمارے منہ میں ڈالتا تھا، والد نے خود نیا لباس کم پہنا تھا مگر ہمیں نئے نئے لباس اور نئے نئے جوتے لا کر دیئے، جو ہم نے

---

(1)...... معجم صغیر، باب من اسمہ محمد، ۲/۶۳، حدیث ۹۴۴۔

مانگا ہمارے والد نے پورا کیا، کبھی ہم نے سوچا کہ ہمارے والد نے اپنے لیے کب کیا خریدا؟ کبھی کہا ہو کہ بیٹا آج یہ جوتے بڑے پسند آئے ہیں تو میں اپنے لیے لایا ہوں، اَرے نہیں نہیں، بلکہ باپ کی زبان پر ہمیشہ یہی رہا کہ میں اپنے بیٹے کے لیے لایا ہوں، اپنی بیٹی کے لیے لایا ہوں، اپنی بیوی کے لیے لایا ہوں۔

ماں باپ کمال کی ہستیاں ہیں، یہ اپنے لیے نہیں، اپنے بچوں کے لیے جیتے ہیں اور جب بچہ بڑا ہو کر ماں باپ کے ساتھ بے اَدَبی اور بد سلوکی کے ساتھ پیش آتا ہے، دِل آزار جملے کہتا ہے تو اِس سے ماں باپ کا دِل کتنا دُکھتا ہو گا؟ کتابوں میں باپ کا اَدب یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ "بیٹا باپ کے سامنے ایسے ہونا چاہیے جیسے غلام، آقا کے سامنے ہوتا ہے۔[1] باپ جب بیٹے کو کوئی حکم دے تو بیٹا لَبَّیْك کہے، یہ والد کا بیٹے پر حق اور اَدب ہے۔ آج حالات یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ بیٹا، باپ بنا ہوتا ہے اور باپ غلام بنا ہوتا ہے، اب باپ کہہ رہا ہوتا ہے کہ بیٹا تھوڑے پیسے چاہئیں، بیٹا اِنکار کر رہا ہوتا ہے کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں یا باپ کہتا ہے کہ بیٹا اِدھر آؤ ذرا سا کام ہے تو بیٹا جواب دیتا ہے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔

باپ کو ویرانے میں چھوڑ کر آنے والا بدنصیب بیٹا

حدیثِ پاک میں ہے: سب گناہوں کی سزا اللہ پاک چاہے تو قیامت کے لیے اُٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی دُنیا میں دیتا ہے۔[2] ماں باپ کی نافرمانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس کی اپنی اَولاد اُس کی نافرمانی کرتی ہے۔ مشہور واقعہ ہے کہ ایک

---

1 ...... تفسیر درمنثور، پ۱۵، بنیٓ اسرآءیل، تحت الآیۃ: ۲۴، ۵/۲۵۹۔

2 ...... مستدرک، کتاب البر و الصلة، باب کل الذنوب یوخر اللہ... الخ، ۵/۲۱۷، حدیث: ۷۳۴۵۔

www.dawateislami.net

نوجوان کی شادی ہوئی،اُس کا والد بوڑھا تھا، کھانستا رہتا تھا،اُس کی بیوی نے کہا کہ اِس بوڑھے کو گھر سے نکالو۔ بیٹا چونکہ بیوی کا غلام بناہوا تھا،وہ اپنے باپ کو لے کر چل دیا کہ کہیں ویرانے میں چھوڑ آئے۔باپ کہنے لگا:بیٹا! سردی میں مجھے کہیں چھوڑنے جارہے ہو ،مجھے کوئی کمبل تو دے دو۔اس کے ساتھ اس کا چھوٹا بیٹا بھی تھاوہ اپنے دادا جان سے کہنے لگا: دادا جان میں آپ کے لیے کمبل لاتا ہوں۔جب وہ بچہ کمبل لایا تو اُس نافرمان بیٹے نے دیکھا کہ کمبل کو دَرمیان سے کاٹ کر دو ٹکڑے کیا گیا ہے اور آدھا کمبل لایا ہے،وہ نافرمان بیٹا اپنے بیٹے سے کہنے لگا: تم آدھا کمبل کیوں لائے ہو؟ وہ کہنے لگا: آدھا اِن کے لیے لایا ہوں اور جب آپ بوڑھے ہو جائیں گے تو آپ کو بھی تو میں نے کہیں چھوڑنے جانا ہے تو اس وقت آدھا آپ کو دے دوں گا۔اب اِس نافرمان بیٹے کی آنکھوں میں آنسو آگئے،اسے یہ بات سمجھ میں آگئی کہ آج جو میں اپنے والد کے ساتھ کرنے جارہا ہوں کل میری اَولاد نے بھی میرے ساتھ یہی کرنا ہے۔

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

منقول ہے کہ ایک بیٹا اپنے باپ سے تنگ آگیا،اُس نے اپنے باپ کو گاڑی میں بٹھایا اور منصوبہ بنایا کہ فلاں نہر کے کنارے پہنچ کر اسے دَھکا دے دوں گا۔جب وہ اپنے باپ کو لے کر اُس نہر کے پُل پر پہنچا تو باپ سمجھ گیا اور کہنے لگا:بیٹا! یہاں نہیں تھوڑا آگے چل کر جہاں پانی گہرا ہے وہاں سے مجھے دَھکا دینا۔بیٹا کہنے لگا:یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کہنے لگا: کیونکہ میں نے بھی اپنے باپ کو اِسی جگہ دَھکا دیا تھا۔آج جو تم میرے ساتھ کرنے جارہے ہو

میں نے بھی اپنے باپ کے ساتھ یہ کیا تھا جس کا بدلہ مجھے مل رہا ہے۔[1] یہ دُنیا مکافاتِ عمل ہے، جو اَولاد اپنے والد کا اَدب کرتی ہے تو آگے جا کر اُس کی اَولاد بھی اُس کا اَدب کرتی ہے۔ اگر آپ کو کہیں بچے اپنے والد کے ہاتھ چومتے نظر آئیں تو اُس سے جا کر پوچھنا کہ لگتا ہے آپ نے اپنے والد کا اَدب وِاحترام کیا ہو گا، وہ ضَرور کہے گا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے اپنے والد کا اِحترام کیا ہے۔ جو شخص اپنے والد کا اِحترام کرے گا اللہ پاک اُس کی اَولاد کو فرمانبردار بنا دے گا۔ لہٰذا اپنے والد سے پیار کریں، اُن کا اَدب کریں اور اپنے والد کی حوصلہ شکنی (Discouragement) نہ کریں! کچھ تو ایسے نادان ہوتے ہیں جو اپنے باپ سے بات تک نہیں کرتے اور نہ ہی ملتے ہیں۔ ماں اپنے بیٹے کو میرا لال وغیرہ کہہ کر سینے سے چمٹا لیتی ہے، پیار بھرے اَلفاظ کہتی ہے، باپ اگرچہ واضح اور کھلے اَلفاظ میں یہ نہیں کہتا لیکن حقیقت میں وہ بھی اَولاد سے پیار کرتا ہے تبھی تو اَولاد کے لیے سب کچھ کرتا ہے، وہ زبان سے نہیں کہتا لیکن اُس کا دِل بھی اولاد کی محبت سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ کم از کم اسے Acknowledge (تسلیم) تو کرو، باپ کی محبت کا کبھی تو اسے صِلہ دو۔ کبھی بیٹا بھی باپ سے کہہ دے کہ آج میں جو کچھ ہوں آپ ہی کی وجہ سے ہوں، یہ سننے کے بعد یقیناً باپ کی آنکھیں نَم ہو جائیں گی۔

اَحادیثِ مُبارکہ میں باپ کے فضائل

کچھ لوگ صرف ماں سے بنا کر رکھتے ہیں اور باپ سے لڑتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے، باپ کا بھی اَدب و اِحترام کرنا لازم ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: باپ جنّت کا دَرمیانی دَروازہ ہے، تیری مَرضی ہے اِس کی حفاظت کر یا اسے چھوڑ

[1] ...... جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص ۹۰ بتغیر قلیل۔

دے۔[1] ایک حدیث میں اِرشاد فرمایا: بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا یہاں تک کہ بیٹا اپنے باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔[2] ایک اور مقام پر حدیثِ پاک میں بہت ہی اَہم چیز اِرشاد فرمائی کہ ”رَب کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے اور رَب کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔[3] آسان اَلفاظ میں یوں کہا جائے کہ جس سے والد راضی اُس سے رَب راضی اور جس سے والد ناراض اُس سے رَب ناراض۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کسی نے حاضر ہو کر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے حُسنِ اَخلاق کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اُس نے پھر عرض کی: اِس کے بعد کون؟ اِرشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ عرض کی: اِس کے بعد کون؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس مرتبہ بھی یہی اِرشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اُس نے پھر عرض کی: اِس کے بعد کون؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تیرا باپ۔[4]

نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق ترجمان سے جو لفظ نکلتا ہے وہ حکمت بھرا ہوتا ہے۔ آخرِکار حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار ماں کے بارے میں اور ایک بار والد کے بارے میں کیوں فرمایا؟ اِس کی وجہ بیان کرتے ہوئے عُلمائے کِرام نے فرمایا ہے کہ ماں کے تین اِحسانات ہوتے ہیں: (1) ماں نو ماہ بچے کو پیٹ میں پالتی ہے (2) وِلادت کے وقت کی تکلیف کو بَرداشت کرتی ہے (3) بچے کی پرورش کرتی ہے جبکہ باپ کا ایک

---

1 ...... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۵۹، حدیث: ۱۹۰۶۔

2 ...... مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد، ص ۶۲۴، حدیث: ۳۷۹۹۔

3 ...... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷۔

4 ...... بخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبة، ۴/۹۳، حدیث: ۵۹۷۱۔

اِحسان ہوتا ہے کہ بچے کی پَرورش کرتا ہے۔[1] باپ کا اگرچہ ایک حق اور ماں کے تین حق ہیں مگر اِس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ باپ کا اَدب ہی نہیں کرنا بلکہ عُلَمائے کِرام نے لکھا ہے: خدمت ماں کی زیادہ کرے اور عزّت باپ کی زیادہ کرے کیونکہ وہ تمہاری ماں کا شوہر ہے اور تمہاری ماں کا سر تاج ہے۔[2] سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے لکھا ہے کہ اگر والدین کا آپس میں جھگڑا ہو جائے تو بیٹا کبھی والد کی Favour (حمایت) میں ماں سے اور ماں کی Favour میں باپ سے جھگڑا نہ کرے۔ بیٹے کو کسی کے ساتھ لڑنے کی اِجازت نہیں ہے اسے وہاں بھی اَدب کے دامن کو تھامنا لازمی ہے۔[3]

ہر نگاہ کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب

یاد رکھیے! ماں باپ دونوں قابلِ اِحترام ہستیاں ہیں، دونوں کا اَدب واِحترام کیجیے اور انہیں محبت بھری نگاہ سے دیکھ کر مقبول حج کا ثواب کمائیے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو نیک اَولاد اپنے والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ پاک اُس کی ہر نگاہ کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھے گا۔[4] حج کا ثواب گھر میں موجود ہے لیکن محبت والی نگاہ بھی ہونی چاہیے۔ آج اَولاد تیز نظروں اور ڈرانے والی نظروں سے اپنے والدین کو دیکھتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اپنے والد کو تیز نظر سے دیکھا اس نے والد کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔[5]

---

1. ......مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۱۵۔
2. ......فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۳۸۷-۳۹۰ ملخصاً۔
3. ......فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۳۹۰ ملخصاً۔
4. ......شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/۱۸۶، حدیث:۷۸۵۶۔
5. ......تفسیر درمنثور، پ۱۵، بنی اسرآئیل، تحت الآیۃ: ۲۳، ۵/۲۶۰۔

www.dawateislami.net

ایسی اَولاد پر افسوس ہے جس سے بات کرتے ہوئے والدین ڈرتے ہوں۔ ماں جس بیٹے سے بات کرنے سے ڈر رہی ہو کہ بات کروں گی تو بیٹا لڑے گا، اُلجھے گا۔ وہ بیٹی جس سے بات کرتے ہوئے ماں ڈرتی ہو، ایسا بیٹا اور ایسی بیٹی کس کام کے ہیں؟ ہونا تو یہ چاہیے کہ جب ماں باپ کوئی بات کہیں تو جواباً لَبَّيْكَ کی صَدا آئے کہ یہ اَنداز ہمیں شریعت سکھاتی ہے مگر آج اَولاد اِس بات کو نہیں سمجھتی۔

اگر والدین ناراضی میں فوت ہوئے ہوں تو کیا کرے؟

جس کے ماں باپ ناراضی کے عالَم میں فوت ہو گئے ہوں وہ اُن کے لیے بکثرت دعائے مغفرت کرے کہ مرنے والے کیلئے سب سے بڑا تحفہ دعائے مغفِرت ہے اور ان کی طرف سے خوب خوب ایصالِ ثواب کرے۔ اولاد کی طرف سے مسلسل نیکیوں کے تحائف پہنچیں گے تو اُمید ہے کہ والدین مرحومین راضی ہو جائیں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتِقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا اب ان کے لیے ہمیشہ استِغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک اس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔ (1)

جمعہ کو ماں باپ کی قبر پر حاضری کا ثواب

سلطانِ دوجہان رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کیلئے حاضر ہو اللہ پاک اس کے گناہ بخش دے گا اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔ (2)

---

1 ...... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظِ حق الوالدین بعد موتھما، ۶/۲۰۲، حدیث: ۷۹۰۲-

2 ...... جامع الصغیر للسیوطی، حرف المیم، حدیث: ۸۷۱۸، ص۵۲۸-

19 جون 2025 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹر نیشنل افیئر کے لئے

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 56 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! ماں باپ کی اَہَمِّیَّت سے آگاہی حاصِل کرنے، اُن کی خدمت گزاری کا جذبہ بڑھانے، اُن کی دُعاؤں کا حقدار بننے اور اُنہیں راضی رکھنے کے طریقے جاننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، قافلوں میں سفر کیجئے اور نیک اعمال کا رسالہ پُر (Fill) کرنے کی عادت بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ ماں باپ کی خدمت و فرمانبرداری کرنے کا جذبہ پیدا ہو گا۔ شیخِ طریقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر56 یہ ہے کہ کیا آج ماں باپ کا ادب و احترام بجالائے؟ (اُن کی کہی ہوئی بات شریعت کے مطابق ہو تو ماننا، اُن کا ہاتھ چومنا اُن کی آواز سے اپنی آواز دھیمی رکھنا وغیرہ وغیرہ) یہ ایسا پیارا "نیک عمل" ہے کہ اگر ہم اِس پر عمل کریں تو ہم اپنے والدین کا فرمانبردار بننے میں کامیاب ہو جائیں گے یاد رکھیے! اگر والدین ہم سے راضی ہو گئے تو اِنْ شَآءَ اللہ، اللہ پاک بھی ہم سے راضی ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پھول سے سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆ سونے سے

پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری،۴/۱۹۶، حدیث:۶۳۲۵) ☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلی، حدیث:۴۸۹۷، ۴/۲۷۸)، ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (فتاوی ہندیۃ ۵/۳۷۶) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۳/۷۹) ☆دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (فتاوی ہندیۃ ۵/۳۷۶) ☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً)

﴿اعلان﴾

سونے جاگنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع

19 جون 2025 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹر نیشنل افیئر کے لئے

میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت احمد صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (2)

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس

---

1 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 19 جون 2025ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

سونے جاگنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال

---

1 ۔۔۔ الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ ... الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

کے کوئی ساتھ نہ ہو گا۔ ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔سُبۡحٰنَ اللّٰہِ اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔ (اَیضاً) ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَ اِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ۔ (بخاری،۴/۱۹۶،حدیث:۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ☆اُسی وَقت اس کا پکا اِرادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔(فتاوی ہندیۃ،۵/۳۷۶) ☆ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار،۹/۶۲۹)، ☆میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔ (دُرِّمُختار،۹/۶۳۰)، ☆نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے، ☆رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔(مُسلِم ص ۵۹۱ حدیث:۱۱۶۳)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆وضو سے پہلے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "وضو سے پہلے

کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں۔ (نماز کے احکام، ص ۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا پڑھی؟ (6) کنزُ الاِیمان مع خزائنُ العرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمل کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی

عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس(مسجد، دکان،بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو)دیا، یاسُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسۡمِ الله پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا ؟(48)اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار)سے مَعَاذَالله کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَالله بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے)سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب وِاحترام بجالائے؟

19 جون 2025 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹر نیشنل افیئر کے لئے

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تااشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا ؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے،یا پہلے اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کرکے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یاامام مسجد،مؤذِّن،خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی ؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس،7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس،7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک !جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجاہِ النّبیِ الْاَمین صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

19 جون 2025 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے